پولیو کے بارے میں سچی کہانی - عصمہ

پولیو کے بارے میں سچی کہانیوں کی سیریز سے اخذ کی گئی، جسے شارپ کٹ فلمز نے تشکیل دیا اور اس کی ہدایات دیں

عصمہ، پشاور، فروری 2007:

14 اگست **2004** کو پشاور میں پیدا ہونے والی عصمہ نو ماہ کی مختصر عمر میں پولیو کا شکار ہونے تک ایک صحت مند بچی تھی۔ اپنے ماں باپ کی اکلوتی بچی ہونے کی بنا پر ہر کوئی اسے بہت پیار کرتا ہے، خاص طور پر اس کے گھر میں رہنے والے اس کے چچا اور ان کے بچے اسے بہت چاہتے ہیں۔

لیکن اس کے باوجود عصمہ کی داستان بہت دکھ بھری ہے۔ پولیو کی ٹیم اس کے گھر آئی تھی، لیکن اس کے باوجود وہ پولیو کا شکار ہو گئی - جب اس کی ماں کو یہ احساس ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا تو اس کا دل بیٹھ جاتا ہے۔

جب پولیو کی ٹیم پانچ سال سے کم عمر کے تمام بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے کے لئے اس کے گھر پہنچی، تو عصمہ سو رہی تھی۔ اس کے گھر میں موجود تمام چھوٹے بچوں کو پولیو کے قطرے پلا دیئے گئے، لیکن ٹیم کے آنے پر عصمہ کی ماں نے اسے نہ جگانے کا فیصلہ کیا تا کہ اس کی نیند خراب نہ ہو۔ اس کے نتیجے میں عصمہ کو پولیو کے خلاف تحفظ نہیں مل سکا۔

یہ تمام انکشافات توثیق حیدر کے ساتھ ایک انٹرویو میں کئے گئے۔ اب جب کہ وہ ڈھائی سال کی ہو چکی ہے اور چل پھر نہیں سکتی - تو یہ سوچ کر اس کے والدین کو تشویش ہوتی ہے کہ وہ بڑے ہو کر بھی ایسی ہی رہے گی۔ عصمہ دیگر بچوں کے ساتھ کھیلنا چاہتی ہے، اور جوں جوں وہ بڑی ہو رہی ہے وہ دوسروں پر بوجھ بنتی جائے گی۔ جب عصمہ فرش پر گھسٹتے ہوئے کھڑے ہونے کی کوشش کرتی ہے، تو وہ کھڑی نہیں ہو پاتی۔ وہ کسی نہ کسی چیز کو پکڑنے کی کوشش کرتی ہے - کسی نہ کسی کا ہاتھ جسے وہ پکڑ کر اٹھ سکے، اس کے والد اس کی مدد کے لئے موجود ہوتے ہیں کیوں کہ وہ اکیلی نہیں اٹھ سکتی۔

اس کے والد نے شارپ کٹ فلمز کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ میں اسے چلتے ہوئے دیکھنے کے لئے ہمیشہ اپنی پوری کوشش جاری رکھوں گا چاہے اس میں کتنا ہی وقت لگ جائے۔ ''چوں کہ پولیو کا کوئی علاج نہیں ہے، زیادہ سے زیادہ یہ ممکن ہے کہ اسے اتنا مضبوط بنا دیا جائے کہ وہ دوسروں پر بوجھ نہ بن سکے'' فیروز خان نے یہ کہتے ہوئے مزید کہا کہ فی الوقت ''جب میں اسے آواز دیتا ہوں، تو وہ گھسٹتی ہوئی میری طرف آتی ہے۔''

کچھ مائیں، ہر مہم میں ہر بچے کو پولیو کے قطرے پلانے کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اپنے سوئے ہوئے بچوں کو اٹھا دیتی ہیں تا کہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ وہ پولیو کے قطروں سے محروم نہیں رہے۔ اس کے باوجود یہ بڑی افسوس ناک بات ہے کہ بہت سے ایسے بچے ہیں جنہیں پولیو ٹیموں کے گھر گھر جانے کے دوران نہیں اٹھایا جاتا - جیسے کہ عصمہ کی ماں نے اپنی بچی کو نہیں اٹھایا۔ ایسے واقعات میں، گھر گھر جانے والی پولیو ٹیموں کو ایسے بچوں کو پولیو کے قطرے پلانے کے لئے دوبارہ گھر گھر جانا چاہیے جہاں بچے سو رہے تھے - جس سے ان کا کام مزید مشکل اور پولیو کے قطروں سے محروم رہ جانے والے بچوں کی تعداد میں اضافہ کے امکانات پیدا ہو سکتے ہیں۔

فیروز خان نے ایک لمبا سانس لیتے ہوئے تسلیم کیا کہ ''ہمارے لئے یہ بات بہت تکلیف دہ ہے، اور اس (عصمہ) کے لئے بھی''۔ لال گلابی گالوں والی خوب صورت عصمہ کو پولیو کی وجہ سے اپنی نشوونما میں بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا۔

عصمہ جیسے گھروں میں جہاں بہت سے گھرانے ایک ہی جگہ رہتے ہیں، کسی ایک بچے کو حفاظتی ٹیکے لگوانے کا کام بھول جانا بہت آسان ہے۔ یہ بات بہت اہم ہے کہ ہر ماں اس بات کو یقینی بنائے کہ اس کے تمام بچوں کو حفاظتی ٹیکے لگوائے جا چکے ہیں اور کوئی بھی بچہ اس سے محروم نہیں رہا ہے۔ جب تک کہ ہر مہم کے دوران پانچ سال سے کم عمر کے ہر بچے کو پولیو کے قطرے نہیں پلوائے جاتے، پولیو کا مرض پھیلتا رہے گا، اور بچوں کو معذوری کا شکار کرتا رہے گا۔

پولیو کی سچی کہانیوں پر مبنی ٹی وی سیریز کے لئے انٹرویو دیتے ہوئے عصمہ کی ماں نے ندامت سے کہا کہ ''اگر ہم صرف اسے بر وقت پولیو کے قطرے پلوا دیتے، تو عصمہ کی یہ حالت کبھی نہ ہوتی۔'' اسی گھر میں رہنے والے دیگر تمام بچے صحت مند ہیں کیوں کہ انہوں نے معمول کے تمام حفاظتی ٹیکے لگوا لئے ہیں، اور جب بھی پولیو کی ٹیم آتی ہے تو ہر مرتبہ پانچ سال تک کی عمر کے تمام بچوں کو پولیو کے قطرے پلوائے جاتے ہیں۔ ''اب، اس کی عمر کے تمام بچے کھیلتے ہیں لیکن وہ بیٹھی رہتی ہے۔ کاش میں نے عصمہ کو جگا دیا ہوتا۔''

عصمہ کی کہانی ان میں سے صرف ایک ہے جسے پولیو کے بارے میں سچی کہانیوں کی سیریز سے اخذ کیا گیا اور جنہیں شارپ کٹ فلمز نے تشکیل دیا اور ان کی ہدایات دیں۔